MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 18

قصّہ اصحابِ کہف

سوال 1: نبی کریم ﷺ سے یہودیوں نے کیا سوالات کیے تھے اور آپ ﷺ نے ان سوالات کے کیا جوابات دیئے؟

جواب: نبی کریم ﷺ سے یہود کے چند سوالات:

یہود نے کفارِ مکہ سے کہا کہ وہ آپ ﷺ سے درجہ ذیل سوالات پوچھیں:

پہلا سوال: روح کی حقیقت کیا ہے؟

دوسرا سوال: اصحابِ کہف کون تھے؟

تیسرا سوال: ذوالقرنین کون تھے؟

اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے نبی کریم ﷺ کو ان سوالات کے جوابات بتا دیئے۔

1۔ روح کی حقیقت: سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 85، قُلِ الرُّوۡحُ مِنۡ اَمۡرِ رَبِّیۡ آپ فرما دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔

2۔ اصحابِ کہف: اصحابِ کہف کا بیان سورۃ الکہف آیت نمبر 9 تا 26 میں کیا گیا ہے۔ "اصحابِ کہف" اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے چند نوجوان تھے۔ یہ نوجوان صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شرک و بت پرستی سے دور رہتے تھے۔ لیکن ایک ظالم مشرک بادشاہ سے مجبور ہو کر اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک کشادہ غار میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں 300 سال تک سُلائے رکھا۔

3۔ ذوالقرنین: ذوالقرنین کا ذکر سورۃ الکہف آیت نمبر 83 تا 98 میں آیا ہے۔

سورۃ الکہف آیت نمبر 83: وَ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنۡ ذِی الۡقَرۡنَیۡنِ ؕ

ترجمہ: "آپ سے ذوالقرنین کا واقعہ یہ لوگ دریافت کر رہے ہیں۔"

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

ذوالقرنین ایک نیک بادشاہ گزرا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو قوت عطا فرمائی تھی یعنی ایسے ساز و سامان اور وسائل مہیا کیے جس کے ذریعے سے اس نے فتوحات حاصل کیں۔ ذوالقرنین جس سمت میں نکلتا، راستے میں جو قومیں ملتیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور توحید کی دعوت دیتے۔ ذوالقرنین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و قوت سے لوہے کو پگھلا کر یاجوج ماجوج کو پہاڑوں کے درمیان قید کر دیئے۔ قیامت کے قریب یاجوج ماجوج اس دیوار میں سوراخ کر کے یا چڑھ کر دیوار کو توڑ کر زمین میں داخل ہو جائیں گے۔ اور ہر طرف فساد و بربادی پھیلائیں گے۔

سوال 2: اصحابِ کہف سے مراد کون لوگ ہیں؟

جواب: 1۔ کہف کے معنی: عربی زبان میں "کہف" غار کو کہتے ہیں۔

2۔ اصحابِ کہف: اصحابِ کہف سے مراد "غار والے لوگ" ہیں۔ اصحاب کہف کا ذکر قرآن حکیم میں سورۃ الکہف کی آیات 9 تا 26 میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ "اصحاب کہف" اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے چند نوجوان تھے۔ یہ نوجوان صرف ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شرک و بت پرستی سے دور رہتے تھے۔ جب ایک ظالم مشرک بادشاہ نے انہیں بت پرستی پر مجبور کیا تو ان نوجوانوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لیے ایک کشادہ غار میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی پناہ اختیار کی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انہیں تقریباً 300 سال سلائے رکھا۔ اس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نہایت غیر معمولی انداز میں ان نوجوانوں کی مدد فرمائی اور انہیں لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔

سوال 3: اصحابِ کہف کا جغرافیائی محل و مقام بیان کریں۔

جواب: اصحابِ کہف کا جغرافیائی محل و مقام: اصحابِ کہف کے جغرافیائی مقام کے بارے میں کئی آراء موجود ہیں جن میں دو درج ذیل ہیں:

۱۔ اصحابِ کہف کا مقام ایشیائے کوچک (Asia Minor) کے مغربی ساحل (موجودہ ترکی) پر رومیوں کی ریاست پیٹر اکا بڑا شہر افسوس (Ephesus) تھا جس کا اسلامی نام طرسوس تھا۔

۲۔ اصحابِ کہف کا مقام اردون کے دارالحکومت کے قریب ایک شہر الرجیب (الرقیم) تھا جسے رومی بادشاہ ٹراجان (Trajan) نے 106 عیسوی میں فتح کیا تھا۔ یہاں ایک کشادہ غار

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

میں آٹھ قبریں ہیں۔ غار جنوباً شمالاً سمت پر واقع ہوا ہے۔ اُردن حکومت نے اس شہر کا نام الرقیم رکھ دیا ہے اور اسے "اصحابِ کہف" کا غار قرار دیا ہے۔

سوال 4: اصحابِ کہف کا زمانہ اور اصحابِ کہف کا تاریخی ربط تحریر کریں۔

جواب: 1۔ اصحابِ کہف کا زمانہ: اصحابِ کہف کے زمانے کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں۔ لیکن مقبول رائے یہ ہے کہ اصحابِ کہف کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے۔ اصحابِ کہف کے علاقہ میں ایک رومی ظالم مشرک بادشاہ ٹراجان (Trajan) کی حکومت تھی جس کا دورِ حکومت 98 تا 117 عیسوی ہے۔ یا پھر بادشاہ دقیانوس (Decius) کی حکومت تھی جس کا دورِ حکومت 249 تا 251 عیسوی ہے۔ رومی بادشاہ قسطنطین (Constantine) نے 300 عیسوی میں بُت پرستی ترک کر کے عیسائیت اختیار کر لی اور پوری رومی ریاست عیسائی ہو گئی۔ جب اصحابِ کہف اپنی نیند سے بیدار ہوئے تو اس وقت ظالم مشرک بادشاہ کا دور بہت پہلے ختم ہو چکا تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے ایک عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیس ثانی (Theodosius) کا دور تھا جس کا دورِ حکومت 408 تا 450 عیسوی ہے۔

2۔ اصحابِ کہف کا تاریخی ربط: بنی اسرائیل (یعنی یہودیوں) نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی کوشش کی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ 70 عیسوی میں رومی جنرل ٹائٹس (Titus) نے فلسطین پر حملہ کیا اور بڑی تعداد میں یہودیوں کو قتل کیا اور انہیں فلسطین سے نکال دیا۔ لیکن پھر بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کرنے والے کچھ لوگ رہ گئے۔ جن پر رومیوں نے بہت ظلم ڈھائے۔ یہاں تک کہ رومیوں میں ایک انتہائی ظالم مشرک بادشاہ ٹراجان (Trajan) آیا۔ اس نے کئی علاقے فتح کیے اور لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دیتا اور اس حکم کو نہ ماننے والوں کو قتل کرا دیتا تھا۔

سوال 5: اصحابِ کہف کا قصہ تحریر کریں۔

جواب: اصحابِ کہف کا قصہ:

1۔ اصحابِ کہف کا تعارف: عربی زبان میں "کہف" غار کو کہتے ہیں۔ اصحابِ کہف سے مراد غار

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

والے لوگ ہیں۔ اصحاب کا ذکر قرآن حکیم میں سورۃ الکہف آیات 9 تا 26 میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔ اصحابِ کہف اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے چند نوجوان تھے۔ یہ نوجوان صرف ایک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کرتے اور شرک و بُت پرستی سے دُور رہتے تھے۔

2۔ اصحابِ کہف کا زمانہ: اصحابِ کہف کے زمانے کے بارے میں ایک رائے یہ ہے کہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گزرے ہیں لیکن مقبول رائے یہ ہے کہ اصحاب کہف کا زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا ہے۔ بنی اسرائیل نے جب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو شہید کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شہید کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل فرمایا۔ 70 عیسوی میں رومی جنرل ٹائٹس (Titus) نے فلسطین پر حملہ کر کے انہیں فلسطین سے بے دخل کیا لیکن پھر بھی کچھ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کر رہے تھے لیکن رومیوں نے ان پر بھی بہت ظلم ڈھائے۔

3۔ اصحابِ کہف کو مشرک بادشاہ کی دھمکی: 106 عیسوی میں ٹراجان نے اُردون کو فتح کیا اور وہاں رہنے والوں کو بت پرستی کا حکم دیا۔ لیکن چند نوجوانوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کیا کیونکہ یہ نوجوان صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔ بادشاہ کو جب ان کے بارے میں معلوم ہوا تو حکم دیا کہ اگر ان نوجوانوں نے بتوں کی پوجا شروع نہیں کی تو انہیں قتل کر دے۔

4۔ اصحابِ کہف کا باہمی مشورہ اور توحید پر استقامت: نوجوانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہمارا رب تو وہ ہے جو زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اگر ہم نے بتوں کی پوجا کی تو یہ بہت بڑا ظلم ہو گا اور اگر بُت پرستی نہ کی تو بادشاہ ہمیں قتل کر دے گا۔ آخر کار ان نوجوانوں نے طے کیا کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ساتھ شرک تو ہر گز نہیں کر سکتے ہاں اپنا دین اور جان بچانے کے لیے کیوں نہ ہم شہر سے باہر آبادی سے دُور کسی غار میں پناہ لے لیں۔

5۔ اصحابِ کہف کا ایک غار میں پناہ لینا: ان نوجوانوں نے اپنے گھر والوں سے کچھ مال لیا اور شہر سے دُور پہاڑوں میں چلے گئے۔ وہاں انہوں نے ایک غار میں پناہ لے لی۔ ان نوجوانوں کے ساتھ راستے میں کتا بھی ساتھ ہو گیا تھا۔ روزانہ صبح وہ اپنے ایک ساتھی کو پیسے دے کر بازار بھیجتے تا کہ وہ ان کے لیے کھانا لا سکے اور شہر کے حالات کا بھی کچھ پتا چلتا رہے۔ وہ بہت احتیاط سے یہ سب کام

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

کرتے رہے اور انہوں نے کسی کو کانوں کان اپنے ساتھیوں اور غار کا پتا نہ چلنے دیا۔

6۔ اصحابِ کہف حفاظت خداوندی میں: ایک دن جب ان کا ساتھی کھانا لینے شہر میں پہنچا تو انہیں پتا چلا کہ ظالم مشرک بادشاہ واپس آ گیا ہے۔ سب نوجوانوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے گڑگڑا کر دُعا مانگی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان نوجوانوں کو اطمینان کی نیند سُلا دیا اور وہ ایک طویل مدت تک سوتے رہے۔ ان کا کتا غار کے دہانے پر پاؤں پھیلا کر سو گیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی حفاظت کا ایسا انتظام فرمایا کہ سورج کی دھوپ براہِ راست غار میں نہیں پڑتی تھی کیونکہ وہ شمالاً جنوباً تھا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ انہیں غار میں سوتے ہوئے کروٹیں دلاتا رہتا تاکہ ان کے جسم پر زخم نہ پڑ جائیں۔ یہ غار آبادی اور عام راستہ سے بہت دُور تھا۔ لیکن اگر کوئی اتفاقاً اس غار کے پاس آ جاتا اور جھانک کر اس غار میں دیکھتا تو اس پر ایک ہیبت طاری ہو جاتی اور اسے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سب جاگ رہے ہوں حالانکہ وہ سو رہے ہوتے تھے چنانچہ وہ خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھاگ جاتا تھا۔

7۔ ظالم بادشاہ کی واپسی اور اصحابِ کہف کی تلاش: ظالم بادشاہ تراجان کچھ دنوں بعد اُردن واپس آیا۔ اُسے بتایا گیا کہ وہ نوجوان شہر چھوڑ کر پہاڑوں میں جا چکے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نوجوان بادشاہ کو نہ ملے۔ چنانچہ بادشاہ نے ان نوجوانوں کے ناموں اور حالات کو ایک تانبے کے تختے پر لکھوا کر رکھ لیا۔

8۔ اصحابِ کہف کی تین سو سالہ نیند سے بیداری: اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اصحابِ کہف کو تقریباً 300 شمسی سال یا تقریباً 309 قمری سال تک سُلائے رکھا۔ جب اصحابِ کہف بیدار ہوئے تو وہ اپنی نیند کو معمول کی نیند سمجھ رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے پوچھا کہ ہم کتنا عرصہ سوتے رہے ہیں؟ تو کچھ نوجوانوں نے جواب دیا کہ ہم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ سوئے ہوں گے۔ جب کہ کچھ اور نوجوانوں نے جواب دیا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم کتنے عرصہ سوتے رہے۔

9۔ اصحابِ کہف کا اپنے ایک ساتھی کو کھانا لانے شہر بھیجنا: اصحابِ کہف میں سے ایک نوجوان کھانا لانے کے لیے شہر کی طرف گیا اور اُسے باقی ساتھیوں نے تلقین کی کہ بڑی نرمی سے بات کرنا اور کسی کو ہماری خبر نہ ہونے دینا ورنہ ظالم بادشاہ ہمیں پکڑ کر قتل کر دے گا۔ ان کا ساتھی

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VIST NOW: PERFECT24U.COM

جب غار سے نکل کر شہر میں پہنچا تو حیران رہ گیا۔ دن ہی دن میں سارا ماحول ہی بدل چکا تھا۔ ہر چیز اجنبی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کل جب وہ اس شہر میں کھانا لینے آیا تھا تو کیا حال تھا؟ اور آج کیا حال ہو گیا ہے؟

10۔ اصحابِ کہف کا راز فاش ہونا: بہر حال اس نے بازار میں ایک دکاندار کو کھانا دینے کو کہا۔ دکاندار نے جیسے ہی اسے کھانا دیا تو اس شخص نے برسوں پرانا چاندی کا سکہ دکاندار کو دیا۔ دکاندار وہ سکہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ شاید اسے کوئی پرانا خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے۔ اس نوجوان کو لوگوں نے بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے ان کے ساتھیوں کے نام پوچھے جو بالکل وہی تھے جو بادشاہ تراجان نے پیتل کے کتبے پر کندہ کرائے تھے۔ بادشاہ یہ سب جان کر بہت خوش ہوا۔

11۔ اصحابِ کہف کی موت: بادشاہ اور عوام نے اصحابِ کہف کی بہت عزت اور تعظیم کی۔ بادشاہ خود ان نوجوانوں سے ملاقات کرنے غار میں گیا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت کے مطابق اصحابِ کہف غار کے کشادہ حصے میں لیٹ گئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر موت طاری کر دی۔ بادشاہ نے غار ہی میں ان کی قبریں بنوائیں اور غار کے دہانے کو پتھروں سے بند کرا دیا۔

سوال6: اصحابِ کہف کے قصے میں ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: اصحابِ کہف کے قصے میں ہمارے لیے اسباق:

1۔ ایمان کی حفاظت: اصحابِ کہف کے قصے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ سب سے زیادہ قیمتی چیز اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ اپنے ایمان کی حفاظت اپنی جان اور مال سے بڑھ کر کرنی چاہیے۔

2۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ: اصحابِ کہف کا قصہ ہمیں یہ درس دیتا ہے کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہوں، اہلِ باطل طاقتور اور اہلِ حق کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں، ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرنا چاہیے اور ہر مشکل وقت میں صرف اللہ تعالیٰ سے مدد اور دعا کا طلب گار ہونا چاہیے۔

3۔ مادہ پرستی کا رد ہونا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس قصے کے ذریعے مادہ پرستی کا رد کیا ہے کہ وہ اسباب کا محتاج نہیں وہ خود اسباب پیدا فرمانے والا ہے۔ وہ جیسے چاہے کسی کو زندہ رکھ سکتا ہے۔ جس طرح اس نے اصحابِ کہف کو برسوں کے بعد دوبارہ زندگی بخشی اسی طرح وہ ہم سب کو روزِ قیامت زندہ فرما کر حساب و کتاب کرے گا۔

www.perfect24u.com

MORE BOOKS, NOTES VISIT NOW: PERFECT24U.COM

سبق نمبر 19

باغ والے کا قصہ

سوال 1: سورۃ الکہف میں ذکر کیا گیا "باغ والے کا قصہ" تفصیل کے ساتھ لکھیں۔

جواب: باغ والے کا قصہ:

1۔ تعارف: سورۃ الکہف کی آیات 32 تا 44 میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک باغ والے کا ذکر فرمایا ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے دو بہترین باغات عطا فرمائے تھے۔ لیکن باغ والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بجائے مادہ پرستی کے شرک میں مبتلا ہو گیا۔

2۔ باغ کی حفاظت اور آب پاشی کا بہترین انتظام: ایک شخص کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انگوروں کے دو شاندار باغات عطا فرمائے تھے۔ ان باغات کے چاروں طرف کھجور کے طاقتور اور لمبے درختوں کی باڑ لگی ہوئی تھی تاکہ باغات ریت اور آندھی کے طوفانوں سے محفوظ رہیں۔ دونوں باغات کے درمیان کھیت بھی تھے جن سے کھیتی پیدا ہوتی تھی۔ دونوں باغات کے بیچ سے نہر جاری تھی گویا آب پاشی کا بہترین انتظام بھی تھا۔ سالہا سال سے دونوں باغات کثرت سے پھل پیدا کر رہے تھے اور کبھی ان کے پھل اور پیداوار میں کمی نہیں ہوئی تھی۔

3۔ باغ والے کے گھر ایک درویش دوست کی آمد: ایک دن اُس باغ والے کا ایک غریب درویش دوست باغ والے سے ملاقات کرنے اُس کے گھر آیا۔ باغ والا اپنے دوست سے مل کر بہت خوش ہوا اور دوست کو اپنے شاندار باغ کی سیر کرانے کے لیے اپنے ساتھ لے چلا۔

4۔ باغ والے کا اظہارِ تکبر: جب دونوں دوست باغ میں داخل ہوئے تو باغ والا کہنے لگا کہ یہ باغ میری بہترین منصوبہ بندی اور محنت کا نتیجہ ہے اور اپنے مال و دولت پر تکبر کرتے ہوئے اپنے درویش دوست سے کہا کہ میں تم سے کہیں زیادہ مالدار اور شان و شوکت والا ہوں۔

www.perfect24u.com